۳۔ اعلانِ جمہوریت

جگؔر مرادآبادی

پہلی بات : عوام کی،عوام کے لیے اورعوام کے ذریعے چلائی جانے والی حکومت کو جمہوریت کہتے ہیں۔اس طرزِ حکومت کے دستور میں عدل وانصاف،مساوات اورقومی یکجہتی پر زور دیا جاتا ہے۔یہ دستورتحریری ہوتا ہےاورحکومت اسی کی روشنی میں رفاہِ عامہ کے کام کرتی ہے۔ بھید بھاؤ،نفرت اور عدم مساوات کے لیے جمہوری دستور میں کوئی جگہ نہیں۔ انگریزوں کی غلامی سے آزادی کے بعد ہندوستان میں جمہوریت کا نفاذ ہوااورحکومت چلانے کے لیے دستور بنایا گیا۔اس دستورکی رو سے حکومت کو پابندکیا گیا کہ مذہب ونسل کے فرق کے بغیر عوام کی فلاح و بہبود کے کام کرتی رہے۔ذیل کی نظم میں شاعرجمہوریت کا خوش آئنداعلان سن کرپُراُمیدنظرآ رہا ہے۔

جان پہچان : جگؔر کا اصل نام علی سکندر تھا۔ان کے والد مولوی علی تھے جونظؔر تخلص کرتے تھے۔جگؔر ۶/اپریل ۱۸۹۰ءکومرادآباد میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم انھوں نے گھر ہی پر حاصل کی۔انھیں بچپن ہی سے شاعری کا شوق تھا۔انھوں نے اوّل اوّل اپنے والد سے اصلاح لی پھرداؔغ کے شاگرد ہوئے۔'داغِ جگر'،'شعلۂ طور'اور'آتشِ گل'ان کے شعری مجموعے ہیں۔علی گڑھ یونیورسٹی نے جگؔر کوڈی۔لٹ کی اعزازی ڈگری سے نوازا تھا۔۹/ستمبر۱۹۶۰ءکوگونڈہ (یوپی) میں ان کا انتقال ہوا۔

خدا کرے کہ یہ دستوٗر سازگار آئے
جو بے قرار ہیں اب تک ، انھیں قرار آئے

بہار آئے اور اس شان کی بہار آئے
کہ پھوٗل ہی نہیں کانٹوں پہ بھی نکھار آئے

وہ سرخوشی ہو کہ خود سرخوشی بھی رقص کرے
وہ زِندگی ہو کہ خود زِندگی کو پیار آئے

چمن چمن ہی نہیں جس کے گوشے گوشے میں
کہیں بہار نہ آئے کہیں بہار آئے

دلوں پہ نقش نہ رہ جائے کوئی نفرت کا
یہ فتنہ بن کے نہ آشوبِ روزگار آئے

نمائشی ہی نہ ہو یہ نظامِ جمہوری
حقیقتاً بھی زمانے کو سازگار آئے

خلوص و عدل و مساوات دل میں گھر کرلیں
نہ یہ کہ ذِکر زباں پر ہی بار بار آئے

زبان و دل میں بہم اِرتباط ہو ایسا
کہ جو زبان کہے ، دل کو اعتبار آئے

خلاصۂ کلام : ۲۶/جنوری ۱۹۵۰ء کو جب ہمارے ملک میں جمہوری حکومت کا نظام قائم ہوا تو شاعر نے اس طرح کی حکومت کے قیام کو مبارک مان کر بہت سے خیالات کا ذکر کیا ہے۔ وہ چاہتے ہیں جمہوریت کا دستور ہمارے ملک کے لیے مناسب رہے جو لوگ ایسا نظام چاہتے تھے، ان کے دلوں کو اب سکون ملنا چاہیے۔ ملک کے باغ میں ہر طرف بہار آ جائے اور اس کا گوشہ گوشہ خوشی سے ناچنے لگے۔ یہ قانون دلوں سے نفرت کو ختم کر دے اور زمانے کی مصیبتوں کو مٹا دے۔ شاعر کو اُمید ہے کہ یہ طریق حکومت دِکھاوے کا نہیں ہوگا اور اس کی وجہ سے ہر طرف انصاف، برابری اور بھلائی کا ذکر پھیل جائے گا۔ جو بات دل میں ہوگی وہی زبان پر آئے گی یعنی سننے والے کو کہنے والے کی باتوں پر اعتبار آئے گا۔

معنی و اشارات

دستور	قانون، آئین	Constitution
سازگار	مناسب	Favourable
سرخوشی	مستی، خوشی	Cheerfulness
فتنہ	مصیبت	Trouble
آشوبِ روزگار	زمانے کی خرابی	Disturbance, hard time
نمائشی	دِکھاوے کا	Artificial, formal
نظامِ جمہوری	جمہوری حکومت کا طریق کار	System of democracy
عدل	انصاف	Justice
مساوات	برابری	Equality
بہم	ایک ساتھ	Together
ارتباط	ربط، تعلق	Connection

مشق

- نظم کے پس منظر میں جمہوری دستور کی تعریف بیان کیجیے۔
- نظم سے صنعتِ تضاد کا شعر تلاش کرکے لکھیے۔
- شاعر کے مطابق بہار کے معیار کو بیان کیجیے۔
- شاعر جس دستور کی بات کر رہا ہے، اس کی خصوصیات لکھیے۔
- اس شعر کی تشریح کیجیے۔

  وہ سرخوشی ہو کہ خود سرخوشی بھی رقص کرے
  وہ زندگی ہو کہ خود زندگی کو پیار آئے

- جمہوریت سے متعلق شاعر کے خیالات کو اپنے الفاظ میں قلم بند کیجیے۔
- زبان اور دل کے بارے میں شاعر کا خیال بیان کیجیے۔
- اِس نظم کے کئی مصرعوں میں الفاظ کی تکرار ہے۔ انھیں تلاش کرکے لکھیے۔
- ذیل کے محاوروں کے معنی لکھ کر انھیں اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

  ۱۔ دل پر نقش رہ جانا

  ۲۔ دل میں گھر کر لینا

- ذیل کے معنی لکھیے۔

  ۱۔ نکھار ۲۔ رقص

  ۳۔ پیار آنا ۴۔ چمن

  ۵۔ خلوص

762PFM